

53986  
395

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کیا فرماتے ہیں علماء کرام درج ذیل مسائل کے بارے میں:

(۱) فقہاء احناف رحمہم اللہ نے عاشوراء کے روزے کے متعلق فرمایا کہ صرف دسویں محرم کا روزہ رکھنا مکروہ ہے جبکہ نبی کریم ﷺ نے ساری زندگی دسویں محرم کا روزہ رکھا ہے۔ کسی روایت سے یہ ثابت نہیں کہ آنحضرت ﷺ نے دسویں محرم کے ساتھ نویں یا گیارہویں کا روزہ رکھا ہو۔ تو کیا آنحضرت ﷺ کا یہ فعل مکروہ تھا؟

(۲) صرف نویں محرم کا روزہ رکھنا جائز ہے یا نہیں؟ اور کیا اکیلا نویں محرم کا روزہ مکروہ ہے؟ اگر کوئی شخص صرف نویں محرم کا روزہ رکھے تو کیا اسے عاشوراء کی فضیلت حاصل ہوگی؟

(۳) دسویں محرم کے ساتھ نویں یا گیارہویں محرم کا روزہ ملانے کے بارے میں فقہائے احناف کا کیا موقف ہے؟ آیا انہوں نے دونوں کو کراہت سے بچنے کے لیے مساوی قرار دیا ہے؟ اس بارے میں فقہائے احناف کی کیا تصریحات ہیں؟

(۴) بعض حضرات یہ فرماتے ہیں کہ ”افضل یہ ہے کہ دسویں محرم کے ساتھ نویں محرم کو ملایا جائے کیونکہ مستند روایات کے مطابق آنحضرت ﷺ نے یوم التاسع من المحرم کے روزے کا عزم فرمایا تھا اور روایات میں ”او بعدہ یوما“ کی جو زیادتی ہے وہ متکلم فیہ ہے“ تو کیا واقعہ یہی صورت افضل ہے کہ یہود کی مشابہت اور کراہت سے بچنے کے لیے دسویں محرم کے ساتھ بجائے گیارہویں محرم کا روزہ رکھنے کے نویں محرم کا روزہ رکھا جائے؟

بینو ابالدلیل تو جروا من الجلیل

نام: محمد یاسین

0315.2380171



(جواب منسلکہ اوراق سے ملاحظہ فرمائیں)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## الجواب بعون ملہم الصواب

(۱) اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آنحضرت ﷺ نے تاحیات دسویں محرم کا روزہ رکھا ہے، لیکن آخر عمر میں جب آنحضرت ﷺ کو اس طرف متوجہ کیا گیا کہ آپ نے عبادت میں یہود نصاریٰ کی موافقت اور مشابہت سے بچنے کی تلقین فرمائی ہے جبکہ یہود دسویں محرم کو روزہ رکھتے ہیں اور مسلمان بھی دسویں محرم کو ہی روزہ رکھتے ہیں، جس سے انکی مشابہت لازم آرہی ہے تو اس پر آنحضرت ﷺ نے خود اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ اگر اگلے سال تک اللہ تعالیٰ نے زندگی دی تو اگلے سال نوں محرم کو بھی روزہ رکھوں گا؟ لیکن اگلے سال محرم آنے سے پہلے ہی آنحضرت ﷺ اس دنیا سے پردہ فرما گئے، لہذا فقہاء احناف نے جو یہ بیان کیا کہ صرف ایسا دسویں محرم کا روزہ رکھنا پسندیدہ نہیں بلکہ خلاف اولیٰ ہے اسکی اصل وجہ آنحضرت ﷺ کی یہی خواہش ہے جو آنحضرت ﷺ نے آخری عمر میں یہود کی مشابہت سے بچنے کے لئے ظاہر فرمائی تھی۔ واضح رہے کہ فقہاء احناف نے جو صرف دسویں محرم کے روزہ کو مکروہ لکھا اس مکروہ سے مراد خلاف افضل اور خلاف اولیٰ ہے۔ ورنہ خالی عاشورہ کا روزہ رکھنا بھی جائز ہے، نہ ممنوع ہے، نہ مکروہ ہے۔

سمعت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یقول حین صام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم عاشوراء وأمر بصیامہ قالوا \* یا رسول اللہ انہ یوم تعظمہ الیہود والنصارى فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فإذا کان العام المقبل إن شاء اللہ صمنا اللیوم التاسع قال فلم یأت العام المقبل حتی توفي رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [صحیح مسلم - ۱ / ۷۹۷]

وفی العرف الشذی للکشمیری (۲ / ۲۵۵)

وأما ما فی الدر المختار من کراهة صوم عاشوراء منفرداً تزہیاً فلا بد من التأویل فیہ ای أھا عبادة مفضولة من القسمین الباقیین ، ولا یحکم بکراهة فإنه علیہ الصلاة والسلام صام مدة عمره صوم عاشوراء منفرداً ومعنی أن لو بقی إلى المستقبل صام يوماً معه

(۲) نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ رمضان المبارک کے بعد دوسرے تمام مہینوں سے افضل روزہ محرم کے مہینہ کا روزہ ہے۔ لہذا محرم کے مہینہ میں کسی بھی دن روزہ رکھنا مکروہ نہیں۔ اس لئے صرف نوں محرم کا روزہ رکھنا بھی بلا کراہت جائز ہے۔ اور جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ نوں محرم کو روزہ رکھنے سے عاشوراء کا ثواب حاصل ہوگا یا نہیں؟ تو اسکا جواب یہ ہے کہ جمہور علماء کا مذہب یہ ہے کہ عاشوراء دسویں محرم کو کہتے ہیں اور عاشوراء کی اصل فضیلت اسی صورت حاصل ہوگی جب دسویں تاریخ کو روزہ رکھا جائے اور بہتر ہے نوں محرم کے ساتھ دسویں محرم کا روزہ رکھا جائے، یا دسویں محرم کے ساتھ گیارہویں محرم کا روزہ رکھا جائے یعنی آدمی دو تاریخوں کا روزہ رکھے۔ اس لئے اصل حکم تو یہی ہے کہ جمہور کے مذہب کے مطابق عمل کیا جائے اور عاشوراء کی فضیلت حاصل کرنے کے لئے مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق دو روزے اکٹھے رکھے جائے۔ واضح رہے کہ بعض ائمہ کرام نے جو یہ فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کا قول (فإذا کان العام المقبل إن شاء اللہ صمنا اللیوم التاسع) مختلف احتمال رکھتا ہے اور اس میں ایک احتمال یہ بھی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے بشرط زندگی اگلے سال صرف نوں محرم کا روزہ رکھنے کا عزم فرمایا تھا۔ یہ قول چونکہ جمہور کے نزدیک مرجوح ہے اور علماء محققین نے اسی بات کو ترجیح دی ہے کہ اس قول میں آنحضرت ﷺ نے دسویں محرم کے ساتھ نوں محرم کا روزہ رکھنے کا عزم فرمایا ہے، اس لئے اس قول کو بنیاد بنا کر صرف نوں محرم الحرام کو عاشوراء قرار دینا جمہور کے نزدیک درست نہیں۔

خاتمة الأفتاء

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم \* أفضل الصيام بعد رمضان شهر الله المحرم أصح من سب ١٢١٦ هـ  
في مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح (٦) / ٣٦٤

وروي عن ابن عباس إنه قال صوموا التاسع والعاشر وخالفوا اليهود وإليه ذهب الشافعي وبعضهم إلى أن المستحب صوم التاسع فقط وقال  
ابن المقام يستحب صوم يوم عاشوراء ويستحب أن يصوم قبله يوما أو بعده يوما فإن أفردته فهو مكروه لتشبهه باليهود اه وروي أحمد حين  
صوموا يوم عاشوراء وخالفوا اليهود وصوموا قبله يوما وبعده يوما وظاهره إن الواو بمعنى أو لأن المخالفة تحصل بأحدهما وأتت الشافعي بظاهر  
الحديث فيجمعون بين الثلاثة والله أعلم

وفي عمدة القاري شرح صحيح البخاري (١٧) / ١٣٤،

اختلفوا فيه في أي يوم فقال الخليل هو اليوم العاشر والاشتقاق يدل عليه وهو مذهب جمهور العلماء من الصحابة والتابعين ومن بعدهم  
فمن ذهب إليه من الصحابة عائشة ومن التابعين سعيد بن المسيب والحسن البصري ومن الأئمة مالك والشافعي وأحمد وإسحاق  
وأصحابهم وذهب ابن عباس إلى أن عاشوراء هو اليوم التاسع وفي ( المصنف ) عن الضحاك عاشوراء اليوم التاسع وفي ( الأحكام ) لابن  
برزقة اختلف الصحابة فيه هل هو اليوم التاسع أو اليوم العاشر أو اليوم الحادي عشر

وفي التمهيد لما في الموطأ من المعاني والأسانيد (٧) / ٢١٣

واختلف العلماء في يوم عاشوراء فقالت طائفة هو اليوم العاشر من المحرم ومن روى ذلك عنه سعيد بن المسيب والحسن بن أبي  
الحسن البصري وقال آخرون هو اليوم التاسع منه واحتجوا بحديث الحكم بن الأعرج قال أتيت ابن عباس في المسجد الحرام  
فسألته عن يوم عاشوراء فقال اعدد فإذا أصبحت يوم التاسع فأصبح صائما قلت كذلك كان محمد يصوم قال نعم صلى الله عليه  
وسلم وقد روي عن ابن عباس القولان جميعا وقال قوم من أهل العلم من أحب صوم عاشوراء صام يومين التاسع والعاشر وأثنى  
ذلك احتياطا منهم والله أعلم ومن روي عنه ذلك ابن عباس أيضا وأبو رافع صاحب أبي هريرة وابن سيرين وقالة الشافعي وأحمد  
وإسحاق وروى يحيى القطان عن ابن أبي ذئب عن شعبة مولى ابن عباس قال كان ابن عباس يصوم عاشوراء في السفر ويوالي بين  
اليومين مخافة أن يفوته وروى ابن عون عن محمد بن سيرين أنه كان يصوم العاشر فبلغه أن ابن عباس كان يصوم التاسع والعاشر  
فكان ابن سيرين يصوم التاسع والعاشر وذكر عبد الرزاق قال أنبا ابن جريج أخبرني عطاء أنه سمع ابن عباس يقول خالفوا اليهود  
وصوموا التاسع وفي اختلاف العلماء في يوم عاشوراء واهتباهم بذلك دليل على فضله والله أعلم

وفي كشف المشكل من حديث الصحيحين. المؤلف / أبو الفرج عبد الرحمن ابن الجوزي؛ ص: ٥٩٣

قال رسول الله {صلى الله عليه وسلم} لئن بقيت إلى قابل لأصومن التاسع فلم يأت العام المقبل حتى توفي رسول الله {صلى الله عليه وسلم} وفي رواية  
قال ابن عباس إذا رأيت هلال المحرم فاعدد وأصبح يوم التاسع صائما قلت هكذا كان محمد يصومه قال نعم اعلم أن رسول الله {صلى الله عليه  
وسلم} حين قدم المدينة رأى اليهود يصومون يوم عاشوراء فصامه وأمر بصيامه فلما نزلت فريضة رمضان لم يأمرهم بغيره فبقي ذلك اليوم يتطوع  
بصومه فأراد مخالفة اليهود في آخر عمره فمات {صلى الله عليه وسلم} وفي قوله إذا كان العام المقبل صمنا يوم التاسع أربعة أوجه أحدها أن يكون  
أراد صوم التاسع عوضا عن العاشر ليخالف اليهود والثاني أن يكون أراد صوم التاسع والعاشر ليخالفهم والثالث أن يكون كره صوم يوم مفرد فأراد  
أن يصله يوم آخر والرابع أن التاسع هو عاشوراء وهذا مذهب ابن عباس كما ذكرنا وإنما أخذ ابن عباس من أعشار أوراد الإبل والعشر عندهم



تسعة أيام وذلك أنهم يحسبون في الأظماء الورد فإذا وردوا يوماً وأقاموا في المرعى يومين ثم أوردوا اليوم الثالث قالوا أوردنا أربعاً وإنما هو اليوم الثالث فإذا أقاموا في الرعي ثلاثاً ووردوا اليوم الرابع قالوا أوردنا خمساً وعلى هذا الحساب فعاشوراء على هذا القياس إنما هو اليوم التاسع

وفي معرفة السنن والآثار - البيهقي ٣٤١ / ٦

من صام التاسع فله أجره على نيته ، وقول ابن عباس : ولا تشبهوا بيهود ، لأنه كره موافقة اليهود في إفراده وأحب وصله بغيره . وأما حديث التاسع فيجعل عندي وجوهاً ؛ أحدها : أن يريد صومه احتياطاً فربما نقص الهلال ويكون الغيم فيكمل العدة | ثلاثين فيكون التاسع في العدة هو العاشر من الهلال ، فأحب أن لا يفوته . ويحتمل : ما قال ابن عباس من مخالفة اليهود . ويحتمل : أن يكون التاسع هو عاشوراء والعامه تصوم يوم العاشر وهو بالحق أولى وأمره الطوع ولو كان فرضاً ما اختلفوا في وقته . قال أحمد : وقد روينا عن الحكم بن الأخرج أنه سأل ابن عباس عن صوم يوم عاشوراء فقال : إذا رأيت هلال المحرم فعدده فإذا كان يوم التاسع فأصبح صائماً . قلت : هكذا كان محمد صلى الله عليه وسلم ؟ قال : نعم . وكأنه أراد بقوله : نعم ما روي في الحديث قبله من عزمه صلى الله عليه وسلم على صومه والله أعلم .

وفي المنهاج شرح النووي على مسلم ١٢ / ٨ (المؤلف : أبو زكريا يحيى بن شرف بن مري النووي )

عن ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم صام يوم عاشوراء فقالوا يا رسول الله إنه يوم تعظمه اليهود والنصارى فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فإذا كان العام المقبل إن شاء الله تعالى صمنا اليوم التاسع قال فلم يأت العام المقبل حتى توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم ( هذا تصريح من ابن عباس بأن مذهبه أن عاشوراء هو اليوم التاسع من المحرم ويتأوله على أنه مأخوذ من اظماء الابل فان العرب تسمى اليوم الخامس من أيام الورد ربيعاً وكذا باقي الأيام على هذه النسبة فيكون التاسع عشرًا وذهب جماهير العلماء من السلف والخلف إلى أن عاشوراء هو اليوم العاشر من المحرم ومن قال ذلك فعليه بن المسيب والحسن البصري ومالك وأحمد وإسحاق وخلائق وهذا ظاهر الاحاديث ومقتضى اللفظ وأما تقدير اخذه من الاظماء فبعيد ثم ان حديث بن عباس الثاني يرد عليه لانه قال ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يصوم عاشوراء فذكروا أن اليهود والنصارى تصومه فقال أنه في العام المقبل يصوم التاسع وهذا تصريح بأن الذي كان يصومه ليس هو التاسع فتعين كونه العاشر قال الشافعي وأصحابه وأحمد وإسحاق وآخرون يستحب صوم التاسع والعاشر جميعاً لأن النبي صلى الله عليه وسلم صام العاشر ونوى صيام التاسع

(٣) فقهاه احناف رحمهم الله في تصريحاته كالمطابق مذکور مشابہت سے پہنچنے کے لئے دسویں محرم کے ساتھ نویں یا گیارہویں محرم کا روزہ رکھنا بھی مستحب ہے۔  
بہشتی زیور میں ہے:

محرم کی دسویں تاریخ روزہ رکھنا مستحب ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی یہ روزہ رکھے اس کے گزرے ہوئے ایک سال کے سناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ نویں یا گیارہویں تاریخ روزہ رکھنا بھی مستحب ہے صرف دسویں کو روزہ رکھنا مکروہ ہے۔ (یعنی خلاف اولیٰ ہے)

وفي فتح القدير باب ما يوجب القضاء والكفارة (٢/ ٣٥٠)

وكذا صوم يوم عاشوراء ويستحب أن يصوم قبله يوماً وبعده يوماً فإن أفرده فهو مكروه للتشبه باليهود  
وفي قاضي خان ١٠١ / ١

" ويستحب أن يصوم يوم عاشوراء بصوم يوماً قبله أو يوماً بعده ليكون مخالفاً لأهل الكتاب "



وصوم عاشوراء وهو اليوم العاشر من المحرم عند عامة العلماء والصحابة رضي الله تعالى عنهم كذا في الظهيرية المسنون أن يصوم عاشوراء مع التاسع كذا في فتح القدير ويكره صوم عاشوراء مفردا كذا في محيط السرخسي

وفي بدائع الصنائع (٢/ ٧٩)

وَكِرَهُ بَعْضُهُمْ صَوْمَ يَوْمِ عَاشُورَاءَ وَحَدَّهُ لِمَكَانِ التَّشْبِيهِ بِالْيَهُودِ وَلَمْ يَكْرَهُهُ عَامَّتُهُمْ لِأَنَّهُ مِنَ الْأَيَّامِ الْفَاضِلَةِ فَيَسْتَحَبُّ اسْتِذْرَاكَ فَضِيلَتِهَا بِالصَّوْمِ

وفي حاشية ابن عابدين (٢/ ٣٧٥)

والظاهر أن صوم عاشوراء من القسم الثاني بل سماه في الخانية مستحبا فقال ويستحب أن يصوم يوم عاشوراء بصوم يوم قبله أو يوم بعده ليكون مخالفا لأهل الكتاب ونحوه في البدائع

وفي حاشية ابن عابدين (٢/ ٣٧٦)

ويظهر من هذا أنه لو جاء عاشوراء يوم الأحد أو الجمعة لا يكره صوم السبت معه وكذا لو كان قبله أو بعده يوم المهرجان أو العروز لعدم تعمد صومه بخصوصه والله تعالى أعلم

نور الإيضاح ص: ١٠١

وأما المسنون فهو صوم عاشوراء مع التاسع (الى قوله) وأما المكروه فهو قسمان مكروه تزيها ومكروه تحريما الأول صوم عاشوراء مفردا عن التاسع

(٣) جیسا کہ عرض کیا گیا کہ جمہور علماء کا مذہب یہی ہے کہ عاشوراء کی اصل فضیلت اسی صورت حاصل ہوگی جب دس محرم کے ساتھ نو محرم کا بھی روزہ رکھا جائے، ورنہ دس محرم کے ساتھ گیارہ محرم کا روزہ رکھ لیا جائے۔ نیز روایات میں بھی دونوں باتیں مروی ہیں، نیز یہ حدیث حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے اور موقوفاً دونوں طرح مروی ہیں۔ لیکن محدثین کرام نے موقوف روایت کو زیادہ صحیح قرار دیا جس میں نویں محرم کے روزے کا ذکر ہے، گیارہویں محرم کے روزے کا اس میں ذکر نہیں، نیز نویں تاریخ کے روزے میں کسی کا اختلاف نہیں جبکہ گیارہویں کے روزے میں بعض ائمہ کا اختلاف ہے، اسکے علاوہ روایت مروی ہے جس میں "او بعدہ" (یعنی گیارہویں تاریخ کے روزے) کا ذکر ہے اس کو ایک راوی محمد بن ابی لیلیٰ کی وجہ سے مشکلم فیہ قرار دیا گیا، اس لئے اختلاف سے بچنے کے لئے اگر نو محرم اور دس محرم کے روزے کو دس اور گیارہ محرم کے روزے کے مقابلہ میں افضل کہا جائے تو اسکی گنجائش ہے۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ : صَوْمُوا التَّاسِعَ وَالْعَاشِرَ وَخَالَفُوا الْيَهُودَ. وَرَوَاهُ أَيْضًا عَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَذَلِكَ مَوْقُوفًا. [السنن الكبرى للبيهقي وفي ذيله الجوهر النقي ٢/ ٢٨٧]

عن الحسن عن ابن عباس : قال أمر رسول الله صلى الله عليه و سلم بصوم يوم عاشوراء يوم العاشر قال أبو عيسى حديث ابن عباس حسن صحيح واختلف أهل العلم في يوم عاشوراء فقال بعضهم يوم التاسع وروي عن ابن عباس أنه قال صوموا التاسع والعاشر وخالفوا اليهود وبهذا الحديث يقول الشافعي وأحمد وإسحق [سنن الترمذي ٣/ ١٢٨]



